

روزنامہ آئین پشاور میں شائع شدہ پروفیسر زوڈ گر اہل علم کے آراء و مضامین

مولانا احمد علی مردانی

(حیات، فن اور ادبی خدمات)

جمع و ترتیب

صدر علی صائم (انچارج ادبی صفحہ)

روزنامہ آئین پشاور
Ketabton.com

مولانا احمد علی مردانی (حیات، فن اور ادبی خدمات)

جمع و ترتیب

صدر علی صائم (انچارج ادبی صفحہ)
روزنامہ آئین پشاور

روزنامہ آئین پشاور میں شائع شدہ
پروفیسر زود گیراہل علم کے آراء و مضامین

احمد علی مردانی

(حیات، فن اور ادبی خدمات)

جمع و ترتیب

صدر علی صائم (انچارج ادبی صفحہ)

روزنامہ آئین پشاور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

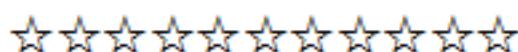
مولانا احمد علی مردانی حیات، فن اور ادبی خدمات

عصر جدید کے شعراء و مشاہیر پاکستانی ادب میں جب علاقائی ادب کا ذکر ہوگا تو وہاں مولانا احمد علی مردانی کا نام ضرور قم ہوگا۔ آپ کا تعلق ضلع مردان کے ایک چھوٹے سے گاؤں خورہ بائڈہ (دربوکلے) سے ہے۔ یہ گاؤں شہر سے تقریباً پانچ کلومیٹر دور شمال کی جانب مردان بورڈ کے قریب واقع ہے۔ مولانا موصوف نے 14 مارچ 1980 کو ایک متوسط مذہبی گھرانہ حضرت علی (مرحوم) کے یہاں آنکھیں کھوئی۔ والدین نے فرزند علی نام تجویز کیا۔ اور عصری تعلیم کے حصول کے لیے کوئی نہیں پڑھتے۔ والدین نے فرزند علی کو اپنے سکول خورہ بائڈہ مردان میں داخل کر لیا۔ ابتدائی تعلیم کے حصول کے بعد جب مدرسہ میں داخلہ لینے کا وقت آیا تو علاقہ کے معروف عالم دین مولانا متحمل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مشورہ سے والدین نے فرزند علی سے نام تبدیل کر کے احمد علی رکھ لیا۔ مولانا موصوف نے 1993 میں درجہ اعدادیہ متوسطہ کے داخلہ کے لیے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ناؤں کا رُخ کیا اور وہاں داخلہ لیا۔ درس نظامی کی کتاب گھستان و بوستان کی تحریرات سے متاثر ہو کر شعرو شاعری کی طرف میلان ہوا درجہ خامسہ میں علم منطبق کو منظوم کر کے لکھا اور درجہ خامسہ کی کتاب سلم العلوم کا منظوم پشتو منظوم شرح لکھنا شروع کیا۔ لیکن وہ محکیل تک نہ پہنچ سکا۔ اسی دوران اپنے مشقق استاد محترم مشہور شاعر و ادیب مولانا رازین شاہ صاحب استاد جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ناؤں سے اصلاح لیتا رہا۔ بعد ازاں ماہنامہ الیوریہ کراچی کے لیے کئی مضامین لکھتا رہا۔ سن دو ہزار ایک میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ناؤں سے سند فراغت حاصل کی اُنہی دنوں میں مسائل نماز پر مشتمل ایک منظوم رسالہ

(۸۰ صفحات پر مشتمل) لکھا، پھر چند مہینے مدرسہ اشاعت القرآن بلدیہ میں درس و تدریس (ناظرہ / قاعدہ) سے نسلک رہا اسی دوران جامعۃ الرشید کراچی میں صحافت کو رس کا آغاز ہوا تو وہاں داخلہ لیا صحافت کو رس کی تحریک کے بعد مولانا منظور احمد چینوی رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش پر ان کے بیہاں مدرسہ میں منتظر کو رس کی غرض سے داخل ہوئے مگر چینوی کی آب وہاں موافق نہ آنے کی وجہ سے تخصیص کی تحریک نہ کرسکا اور گھر واپسی ہوئی، گاؤں کے ایک دوست مولانا حزب الرحمن صاحب کی خواہش پر ایہ بہت آباد کی تحصیل حولیاں وادی نیالاں گاؤں سمواں محلہ کنگویرا میں امامت و خطابت کی غرض سے تشریف لے گئے وہاں پر غائبانہ نماز جنازہ اور اس کی شرعی حیثیت کے عنوان سے ایک علمی رسالہ لکھا، پھر چند مہینوں بعد مدرسہ امام اعظم ابوحنیفہ میں شعبہ مدرس سے نسلک ہوئے اور اسی دوران ایک علمی رسالہ بنام منکرین اجماع و قیاس لکھا چند مہینے بعد تکمیلہ سکاؤٹ کمپ مری روڈ آباد میں کمپ انچارج والی علاقہ کی خواہش پر کمپ کی جامع مسجد کی خطابت و امامت کی ذمہ داری سنبھالی اور یہی دھمکی کے ساتھ شعبہ تصنیف دنایف سے نسلک رہا مکتبہ عشرہ مبشرہ لاہور کے مدیر کی خواہش پر سیرت عشرت مبشرہ کتاب لکھی، اسی کتاب کو خوبصورائی ملی تو ایک اور کتاب سیرت ائمہ اربعہ کے نام سے اسی انداز کو اپنا کر لکھی پھر ایک اور کتاب حضرت امیر معاویہ کا مختصر تعارف نام لکھ کر اہل قلم سے داد وصول کی۔ اعداد کی دنیا کی منفرد تحقیق کر کے انمول موتی کے نام سے ایک کتاب منظر عام پر لے آئے، اسی انداز کو اپنا تے ہوئے انمول جواہر پارے کتاب کو وجود ملا، اسی دوران کئی رسالوں کتابچوں کو وجود ملا، انہی دنوں میں مولانا نے بحیثیت مدیر اعلیٰ سہ ماہی داعی حق آباد جملہ کی ذمہ داریاں سنبھالی، انہوں دنوں میں مولانا نے قرآن کریم سے فہرپ رکھتے والوں کے لیے تجوید کو منظوم کر کے لکھا اور یہ پشتو ادب میں پہلا موقع تھا کہ کسی مولانا شاعر ادیب نے تجوید کو منظوم کتابی شکل دیکھ شائع کرایا ہو، چونکہ مولانا کو احساس تھا کہ علم الخوکو اسلامی علوم میں ماں کی حیثیت (الخوازم

العلوم) حاصل ہے اس لیے مولانا نے اسی علم کو سہل و آسان تر بنانے کے لیے قواعد الخو کے نام سے ایک منظوم کتابچہ لکھا جس کو پشتو تاریخ و ادب کا پہلا علم الخو کا منظوم کتابچہ کہا جاسکتا ہے، علم الصرف کی اہمیت کی اہل علم واقف ہیں پھر اہل علم کو اس کی اہم شاخ خاصیت ابواب کی اہمیت کا بھی علم ہے اسی لیے اس کو منظوم شغل دینا موصوف نے ضروری سمجھا اور اب المباب کے نام ایک منظوم کتابچہ لکھا یہ کتابچہ بھی پشتو ادب کا منفرد تجھہ ہے۔ قرآن کریم سے تعلق رکھنا اور اس کے معانی سے اپنے آپ کو باخبر رکھنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے مولانا موصوف نے پشتو ادب کو ایک نیا رُخ دیا ہے موصوف نے پشتو ادب میں ترجمہ قرآن کی بنیاد رکھ دی اور معدن البيان فی ترجمۃ القرآن سے قرآن کریم کے مخصوص سورتوں کا ایک منفرد منظوم ترجمہ لکھ کر شائع کرایا۔ مالی مشکلات کی بدولت موصوف نے 2015ء کو این ٹی ایس کا ثیسٹ دیا اور یونیورسٹی نسل میرٹ لسٹ میں پہلے نمبر پر آئے اور لیبر کالونی میں بحیثیت پرائمری سکول ٹیچر ذمہ داری سنبھالی، پرائمری سکول میں پڑھاتے ہوئے مولانا موصوف کو احساس ہوا کہ حمد و نعمت کی دنیا سے بچوں کو تو خصوصی لگاؤ ہے لیکن ایسے اشعار ان کو بآسانی میسر نہیں جنہیں وہ بآسانی پڑھ سکیں، اسی لیے موصوف نے حمدیہ و نقییہ شعرو شاعری کی طرف خصوصی توجہ دی اور قافیہ و ردیف کو سہل سے سہل بنانے کی کوشش کی بالآخر 2016ء میں ایک ذخیم مجلد کتاب بنام ناذ سحر (صحیح کی روشنی) لکھ کر طبع کرایا، اور اسی کتاب کو اسی سال وزارت مذہبی امور کے پشوونقیہ کتب میں اول انعام کا حقدار ٹھہرایا گیا اور موصوف کو ماوریق الاول میں وزارت مذہبی امور کے زیر انتظام کافرنس میں سند امتیاز سے نوازا گیا۔ یہ کافرنس ہے جس کے مہمان خصوصی میاں محمد نواز شریف صاحب تھے اور اس کا انعقاد لاہور کے مشہور PC ہوٹل میں ہوا تھا۔ موصوف نے حمد و نعمت لکھنے کا سلسہ جاری رکھا اور مزید ذخیم مجلد دو کتابیں بنام خلکا ذہجن اور ذہن زرہ سکون نام سے طبع کرائیں۔ وزارت مذہبی امور کے مقابلہ کتب نعت میں موصوف کی دوسری کتاب مسلسل بار دوم اول

انعام کی حقداری ٹھہری اور دوسری بار موصوف نے جناح کنوش سنتر اسلام آباد میں سابق صدر پاکستان محترم جناب منون حسین (مرحوم) سے سند اقیاز وصول کیا۔ موصوف نے حمد و نعت لکھنے کو اپنا مشغله بنایا اور سن دو ہزار اٹھارہ میں موصوف نے مزید دو کتابیں بنام حقیقی جاناں صلی اللہ علیہ وسلم اور عربی جاناں صلی اللہ علیہ وسلم طبع کرائیں۔ سن دو ہزار انیس میں ایک دفعہ پھر موصوف کی نقیبیہ کتاب مقابلہ کتب نعت پشتون میں اول انعام کے لیے نامزد کیا گیا اور ماہ ربيع الاول میں وزارت مذہبی امور کے زیر انتظام کانفرنس میں موصوف کو پارسوم سند اقیاز دیا گیا۔ شاید ہی ملکی تاریخ میں کوئی دوسرا شخص ہو جن کو ان کی نقیبیہ کتب کی بدولت تین دفعہ حکومت پاکستان کی طرف سے سند اقیاز دیا گیا ہو۔ موصوف کا ایک غیر مطبوعہ نقیبیہ مجموعہ بھی ہے۔ حمد و نعت میں مولانا موصوف کو مولیٰ کریم نے ایک منفرد مقام عطا کیا ہے جو شاید ہی کسی دوسرے ادیب کو ملا ہو۔ آپ کے حمد و نعت کلاموں کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے جن میں اشعار کی تعداد تقریباً تیس ہزار کے قریب ہیں۔ نیز موصوف نے سیرت طیبہ پر پشتون زبان میں ایک منفرد کتاب تالیف فرمائی ہے جو اپنی مثال آپ ہے، اردو زبان میں سب سے مختصر سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا آپ کی منفرد کاوش ہے، موصوف کل باکیس (22) مطبوعہ کتابوں کے مصنف و مؤلف ہیں۔ اور آپ کی غیر مطبوعہ کتب کی تعداد 6 چھ ہیں۔

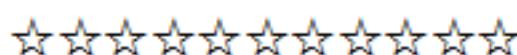


علمی و ادبی خدمات ایک تاثر

پروفیسر ڈاکٹر حنیف خلیل (اسلام آباد)

مولانا احمد علی مردانی نے کم عمری میں بہت زیادہ علمی و ادبی خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کی خدمات کی پذیرائی بھی مختلف انسانوں اور اعزازات کی شکل میں ہوئی ہے۔ درس و تدریس کے شعبہ

سے وابستگی نے ان کے علمی کام کو مزید بکھارو وقار بخشنا ہے۔ عربی زبان و ادب میں سند یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ انہوں نے دینی علوم اور پشتو ادب کا مطالعہ بھی انہاک کے ساتھ کیا ہے اور اپنی اسی علمی و ادبی پس منظر کے ساتھ انہوں نے اردو اور پشتو میں کئی کتابیں تصنیف و تالیف کی ہیں۔ حمد و نعمت کا بیش بہاذ خیرہ مطبوعہ کتب کی شکل میں محفوظ ہے اور شاعری کے دیگر اصناف میں بھی خاطر خواہ کام کیا ہے۔ تحری سرمایہ میں زیادہ دینی و فقہی علوم پر لکھا ہے۔ اسلامی تاریخ، سیرت مقدسہ، خلفاء راشدین، دیگر صحابہ کرام کے بارے میں لکھنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے صرف و نجود بیان اور کئی اہم موضوعات و جهات پر بہت خوب لکھا ہے۔ مولانا احمد علی مردانی کا قلم اردو اور پشتو دونوں زبانوں میں یکساں روانی سے چلتا ہے۔ وہ دینی علوم کے ساتھ سماجی اور معاشرتی مسائل پر بھی لکھتا ہے۔ عربی زبان و ادب کے مطالعہ اور اسلامی تاریخ سے شغف نے ان کی تحریروں میں علمی سنجیدگی کے عنصر کو نمایاں کر دیا ہے۔ میں ذاتی طور پر ان کی کاوشوں کو قابلِ قدر سمجھتا ہوں اور مستقبل میں بھی اردو اور پشتو دونوں زبانوں میں ان کی علمی و ادبی سفر کے لیے دعا کو ہوں کہ وہ اس تسلسل کے ساتھ نظم و نثر میں اضافے کرتے رہے۔



حال اور قال کا شاعر

پروفیسر کوہنونیہ (مردان)

اسلامی موضوعات پر لکھناوی یے بھی بہت مشکل ہے اور پھر جب بات حمد و نعمت کی آجائے تو رب کائنات کی تعریف اور انسان کے ساتھ ان کی انس و ادرأک کر کے اس کو شعر کا لباس پہنانا ایک مشکل امر بن جاتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ پیغمبر انسانیت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی نعمت پر طبع آزمائی کرنا بھی بہت توجہ طلب اور حساس معاملہ ہے اس لیے بہت سے شعراء اس معاملے

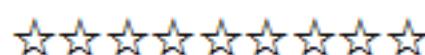
میں کامیاب ہونے کی بجائے ناکامی کے سزاوار شہرے لیکن مردان کے مولانا احمد علی مردانوی اس معاملے میں خوش قسمت ہیں کہ انہوں نے مدح خیر المرسلین سید الاولین والآخرین ﷺ میں تمام آداب کو بخوبی خاطر رکھا ہے اور بڑے تو اتر کے ساتھ پشو زبان میں نعت جیسی صفح میں طبع آزمائی کر کے اپنے لیے فلاج دارین کا سامان مہیا کیا ہے۔ وہ نہ صرف زبانی کلامی حمد و نعت میں طبع آزمائی کر کے ہر محفل میں داد و تحسین سمیئے ہیں بلکہ عملی طور پر بھی قرآن و سنت کے چلتے پھرتے نمونے نظر آتے ہیں اس لیے ان کا کہا ہوا شعر مستند بھی ہے اور پڑھنے اور سننے والے کے دل پر ایک وجہ آفرین کیفیت بھی طاری کر دیتا ہے۔ شکل و صورت سے تو وہ زمے مولوی نظر آتے ہیں لیکن مشاعروں میں نقیۃ کلام کے ساتھ ساتھ کبھی کبھی کبھی غزل بھی کہتے ہیں البتہ وہاں بھی فصاحت کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اور یہی اُن کا سب سے بڑا شاعرانہ کمال ہے، ان کے نقیۃ مجموعے اس بات کا یہی ثبوت ہیں کہ انہوں نے زبان سے جو کہا ہے اس پر من و عن عمل بھی کیا ہے، اس لیے میں ان کو حال اور قال کا شاعر گردانہ ہوں، مستقبل کا نقاد اور محقق جب ان کے عشق حقیقی کا جائزہ لے گا تو ان شعر کے ساتھ ان کی شخصیت کو بھی زیر غور لائے گا اور میرے اس دعویٰ کی تصدیق ضرور کرے گا۔

گدری میں لعل

کوہر حسن گہر مردانوی (معروف استاد، شاعر و ادیب)

یوں تو مردان کی مردم خیز مٹی نے بہت سے مردمیوں ان جنم دیئے ہیں لیکن اللہ رب ذوالجلال نے بعضوں کو اقیازی خصوصیات تفویض کر کے انفرادی حیثیت سے نوازا۔ ان چھپے ہیروں میں ایک نام مولا احمد علی مردانی کا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے دینی بصیرت اور دنیاوی علوم سمیت بہت سی خوبیاں عطا کی ہیں۔ موصوف گورنمنٹ پرائزی سکول لیبر کالونی مردان میں بطور مدرس اپنے

فرائض انعام دے رہے ہیں اور درجنوں کتابوں کے مصنف ہیں، بالخصوص حمد و نعمت میں مولانا صاحب کو اعلیٰ ملکہ حاصل ہے، چونکہ رجحان زیادہ تر مدھبی ہے اس لیے میلان طبع کا دینی پس منظر کی طرف رجوع ضروری ہے۔ حضرت سے دو سال پہلے سماجی رابطوں کے ذریعے ناشائی ہوئی تو ایک خوشنگوار احساس یہ پیدا ہوا کہ مردان میں فروع نعمت کے لحاظ سے ایک تو ان آواز کی کوئی نے کانوں میں رس گھول کر روحانی خوشی سے سرفراز کیا۔ مولانا احمد علی مردانی صاحب ایک نابغہ روزگار شخصیت کے مالک ہیں شھادۃ العالمیہ کی سند رکھتے ہیں جو ایم اے اسلامیات و عربی کے مساوی ہے اور عصری تعلیم میں ایم اے عربی و بی ایڈ کی ڈگری رکھتے ہیں۔ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ اردو و پشتو ادب کے لیے کویا خود کو وقف کر دیا ہے۔ اب تک مولانا صاحب کی کئی کتابیں شائع ہو چکے ہیں جن میں سیرت محمد رسول اللہ ﷺ (پشتو)، انمول جواہر پارے (اردو)، انمول موتی، سیرت عشرہ مبشرہ (اردو)، سیرت ائمہ اربعہ (اردو)، حضرت امیر معاویہ کا مختصر تعارف (اردو) مکمل ستہ ذ تجوید (منظوم پشتو)، قواعد لخوا (منظوم پشتو)، معدن البيان فی ترجمۃ البيان (منظوم پشتو)، رخڑا ذ سحر (مجموعہ حمد و نعمت پشتو)، خکلا ذ چمن (مجموعہ حمد و نعمت پشتو)، ذ زڑہ سکون (مجموعہ حمد و نعمت پشتو)، حقیقی جانان ﷺ (مجموعہ حمد و نعمت پشتو)، عربی جانان ﷺ (مجموعہ حمد و نعمت پشتو) وغیرہ شامل ہیں۔ رب کریم سے دعا ہے کہ اس کا قلم مزید علمی و فکری موتی بکھیرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں اور معاشرے کے کوئا کوں مسائل کے ساتھ ہی حمد و نعمت پر طبع ازمائی کرتے ہوئے مزید طاقت فتوائی حاصل کریں۔



باباۓ حمد و نعمت

مؤمن خان مؤمن (صدر پر مولوادبی ٹولنہ پر مولی صوابی)

ہزاروں سال زگس اپنی بے نوری پر روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چون میں دیدہ ور پیدا

مولانا احمد علی جس کا نام علم و ادب کے ان افراد میں کیا جاتا ہے جن کو مولا کریم نے بے پناہ
صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ آپ کا تعلق مردانہ کے ایک چھوٹے سینہ صبہ کے ایک متوسط مذہبی
گرانے سے ہے لیکن فن علمی صلاحیت اور نعمتیہ کلام کی یگانگی اور ادبی خدمات کی وجہ سے
پورے ملک پاکستان میں جانے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو آپ کی ادبی خدمات کے
اعتراف میں حکومت پاکستان کی طرف تین دفعہ سند افیاز دیا گیا۔ ظاہر مولانا صاحب ایک
پرائزری ٹیچر ہے لیکن اپنی تبحر علمی، تدریسی اور ادبی خدمات اور صلاحیتوں کی بدولت بڑے بڑے
علماء کرام اور سرکاری عہدوں پر مأمور اعلیٰ حکام ان کی قدر کرتے ہیں۔ آپ ایک اچھے فرض
شاس اور ایم ائم دار مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے شاعر و ادیب، مقرر، مورخ اور محقق بھی
ہیں۔ آپ نے نظم و نثر میں کئی کتابیں لکھی ہیں۔ آپ کی تحقیق و تحریر کا مرکزی حور قرآن کریم سے
لوگوں کو روشناس کرنا اور احادیث نبویہ سے تعلق جوڑنا ہے۔ حمد و نعمت لکھنا آپ کا پسندیدہ مشغله
ہے۔ موصوف کے بقول ہزار عوامی نظموں لکھنے سے بہتر ہے کہ ایک حمدیہ یا نعمتیہ کلام لکھا جائے
یہی وجہ ہے کہ آپ کے حمدیہ و نعمتیہ کلاموں کی تعداد بقول موصوف 1500 کے قریب ہیں۔ جو
یقیناً ایک حیران کن امر ہے جو کسی کرامت سے کم نہیں۔ مولانا کو یا عصر حاضر کے باباۓ حمد و نعمت
ہیں۔ یہ سب موصوف کی اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے خصوصی تعلق، عشق و محبت
کی دلیل ہے۔ آپ کا اندازہ تدریس یکتا و منفرد ہے۔ تدریس اردو کے وقت آپ کا اپنا ایک منفرد

و جدا گانہ انداز ہوتا ہے۔ آپ کئی کتب کے مصنف و مؤلف ہیں جن میں سے بعض کتب ملکی سلطنت پر مقابلہ کتب میں سے اول انعام کی حقدار شہری۔۔۔ موصوف انہی کتب کی بدولت صدارتی ایوارڈیا فتنہ ہیں۔ یہ اعزاز مولانا احمد علی مردانی کے لیے مولا کریم کا ایک خصوصی عطا یہ ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا صاحب کی زندگی اور قلم میں اور بھی برکت عطا فرمائیں تا کہ علم و فن کا یہ چراغ اور بھی اپنی روشنی سے طلن عزیز کی گلی گلی ہر اک سمت روشن کر دیں۔ سیارب العالمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پروفیسر حضرت زمان کی رائے کی نظر میں

محترم احمد علی مردانی ایک نوجوان اور تخلیقی ذہنیت رکھنے والا مصنف، شاعر اور مدرس ہے جو سرکار دو عالم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں مدح اور نعت شریف پر مشتمل کئی کتابوں کے مصنف ہے۔ پشتو زبان میں آپ کی کتابیں پڑھ کر بہت متاثر ہوا، اللہ کریم آپ کو لبی زندگی دےتا کہ مدح سرائی کا یہ سلسلہ اس طرح جاری و ساری رہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

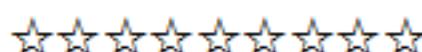
مولانا احمد علی مردانی کی تصانیف کے بارے میں اظہارِ خیال

ڈاکٹر نور البصر امن (امن کور، تازہ گرام، تحریک کاٹلگ ضلع مردان)

پشتو ادب میں پہلی دو کتابیں بازیں یہ انصاری پیر رو خان کی، "خیر البيان" اور اخون در وینہ بابا کی "مجزان الاسلام"، مذہبی موضوعات پر مشتمل تھیں اور یہی سلسلہ آج تک مختلف شکل اور اصناف کی صورت میں جاری ہے اور یہ جاری بھی رہے گا کیونکہ پشتوں اکثریت میں مسلمان صحیح العقیدہ لوگ ہیں۔ ہر مذہب کے پیر و کاراپنی مذاہب کے بارے میں کچھ نہ کچھ لکھنا سعادت سمجھتا ہے۔ مسلمان بھی اسی عقیدے کے تحت مذہب کے حوالے سے کچھ نہ کچھ لکھنے کو ترجیح دیتا ہے۔ ہر ایک

موضوع پر لکھنے کے لیے اس پر درس حاصل کرنا ضروری ہے لیکن مذہب کے حوالے سے لکھنا انتہائی نازک معاملہ ہے۔ مذہب کے حوالے سے کسی موضوع پر قلم اٹھانے کے لیے ضروری ہے کہ اس موضوع کی تمام جہات اور سیاق و سبق سے مکمل طور پر نہ صرف واقعیت حاصل ہو بلکہ ان تمام علوم پر درس بھی ضروری ہے جو اس موضوع سے متعلق ہوں۔ مولانا احمد علی مردانی ان مصنفین اور مؤلفین میں سے ایک ہیں جو عالم اور فاضل مصنف، مؤلف اور شاعر ہے۔ حضرت نے دینی مریدہ علوم ایک مستند ادارے جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری نادن کراچی سے حاصل کی ہیں، اور ایم اے عربی کی ڈگری عبدالولی خان یونیورسٹی مردان سے لے رکھی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ درس و تدریس کے شعبہ سے بھی وابستہ ہیں۔ سابقہ تمام پس منظر کو بنیاد بنا کر مولانا صاحب نے مذہبی موضوعات پر قلم اٹھایا ہے اور پشتو نوں کو پشتو زبان میں مذہبی معلومات، سیرت الرسول ﷺ، حمدیہ اور نعمتیہ کلام پیش کی ہے۔ میری نظروں سے مولانا صاحب کی یہ آنٹھ کتابیں گزری ہیں۔ (1) عربی جانان ﷺ (نعمتیہ مجموعہ) (2) ڈزڑہ سکون (نعمتیہ مجموعہ) (3) حقیقی جانان ﷺ (نعمتیہ مجموعہ) (4) خکار ڈچمن (نعمتیہ مجموعہ) (5) روزا ڈحر (نعمتیہ مجموعہ) (6) ڈموز: تعلیم (نماز سے متعلق منظوم کتاب) (7) گلددستہ تجوید (علم تجوید سے متعلق منظوم کتابچہ) (8) سیرت الرسول ﷺ (پشتو نشر)۔۔۔ ان کتابوں میں چند ایسی باتیں کہ صاحب کتاب کو ممتاز کرتا ہے۔ ایک بات جو سب سے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ پشتو زبان میں مذہبی موضوعات پر مستند معلومات سے مزین کتب کی کمی ہے موصوف نے کافی حد تک اس کی کو دور کرنے کی کوشش کی ہے، مولانا صاحب کی کتابیں پشتو کی مذہبی اٹھائی میں قابل تعریف اضافہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ کتابیں آسان لب و لبجھ اور فصاحت کی ساتھ لکھی ہوئی ہیں۔ تیسرا اہم بات یہ ہے کہ تقنیفات اور تالیفات بالخصوص سیرت محمد رسول اللہ ﷺ کو حوالہ جات سے مزین کرنا لائق تحسین امر ہے۔ میں مولانا صاحب کی اس

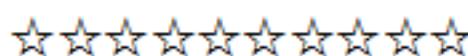
کاوش کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں ، واد و تحسین اور مبارکباد پیش کرنا ہوں اور مستقبل میں اس طرح لکھنے کی امید کرنا ہوں - اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولانا صاحب کی قلم میں برکت سمیت حضرت کوئہ دراز عطا فرمائیں - آمین یا رب العالمین -



دنشیں تحریر و شاعری

پروفیسر بہرام زنجی ذہیری جو لگرام ملائکہ

مولانا احمد علی مرداں صاحب سے فیض بک کے ذریعے شناسائی ہوئی اور دل کو بہت پیارا لگا میں نے فیض بک پر مولانا صاحب کی جتنی تحریریں پڑھی ہیں میں ان کی تحریروں کے معیار سے مطمئن ہوں اور خصوصاً مولانا موصوف کی شاعری ایک اعلیٰ علمی مقام رکھتا ہے - مولانا احمد علی صاحب ایک معروف علمی شخصیت ہے اس وجہ سے میں ان کی شاعری کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں موصوف کی شاعری میں قوم کی اصلاح کے لیے بہت کچھ موجود ہے - میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا احمد علی صاحب کو صحت مند زندگی دیں تا کہ وہ اپنے اصلاحی مشن کو جاری رکھ سکے - آمین ثم آمین یا رب العالمین

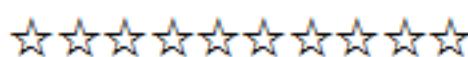


مولانا شاہین دیر صاحب کی رائے

مولانا احمد علی مرداں صاحب محترم منور بحق رسول عربی ﷺ ہیں اس سے بڑی ساعات روئے زمین پر نہیں جو اللہ تعالیٰ نے مولانا کو عطا فرمائی ہے اللہ تعالیٰ مزید ترقی عطا فرمائے - آپ آنے والی نسلوں کے لیے ایک نمونہ خروار کے طور پر زندہ مثال ہوا ایک چمکتا دھمکتا ستارہ ہوں اللہ کریم آپ کو سلامت رکھے علم و عمل اور زندگی میں برکت اور قبولیت سے نوازے آمین یا رب العالمین

خالد کمال سینئر نائب صدر اپٹا KPK کی رائے

الحمد للہ شاعر موصوف محترم جناب احمد علی صاحب نے اپنی قلم سے جس طرزِ شاعری کو چھا ہے وہ سرورِ کائنات، فخرِ موجودات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں مدح سراہی ہے آپ اپنی قلم کی زور اس اپنی قلم کے باعث اس عظیم عمل کی بدولت کائنات کی عظیم لوگوں میں شامل ہوئے جن سے غربہ ہر کسی کی چاہت ہے۔ آپ ﷺ کی محبت دراصل اللہ تعالیٰ کی محبت ہے جو بہت ہی کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے، موصوف کا حمدیہ و نعمتیہ کلام، اُسکے لیے الفاظ کا چنان، منفرد اسلوب اور سب سے بڑھ کر ادب و احترام کو تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہو تے اظہارِ محبت یقیناً ایک عظیم عمل ہے۔ جو روزِ محشر موصوف کی شفاعت، نجات کا سبب ضرور بنے گا (ان شاء اللہ) دُعا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت، صحبت ہمیں بھی نصیب ہو۔ آمین ثم آمین
یا رب العالمین

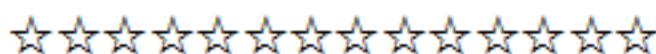


کتاب سیرت محمد رسول اللہ ﷺ پر تبصرہ

محمد عباس واصف ایم فل۔۔۔۔۔

یہ کتاب سیرت نبوی ﷺ پر لکھی گئی ہے۔ مصنف کی دوسری کتب کی طرح نہایت عمدہ اور عام فہم تحریر شدہ ہے۔ آپ نے یہ پشتو زبان میں مرتب کی ہے۔ کتاب چونکہ عام قاری کے استفادہ کے لیے مرتب کی گئی ہے اس لیے نہایت ہی اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ یہ کتاب تقریباً ایک سو پچاس (150) پر صفحات پر مشتمل ہے۔ اختصار کو لمحوں خاطر رکھتے ہوئے آپ واقعات کو انتہائی مختصر انداز میں نقل کرتے ہیں اور درمیان میں ان نکات کو چھوڑ دیتے ہیں جو ایک عام قاری کے لیے زیادہ اہم نہ ہوں۔ کتاب آپ نے ریسرچ جز ل کے انداز میں لکھا ہے۔ آپ روایات کے

آخذ کرنے میں بیادی آخذ کی طرف رجوع کرتے ہیں کبھی کبھی ٹانوی آخذ کو بھی بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ بعض روایات میں صرف ٹانوی آخذ پر بھی اتفاقاً کرتے ہیں لیکن وہ بہت شاذ ونا در موجود ہیں۔ آپ صرف راجح قول کو ترجیح دیکر صرف اسی کے نقل کرنے پر اتفاقاً کرتے ہیں، کبھی کبھی اختلافی اقوال لکھ کر آپ قاری پر راجح قول و مرجوح کے اختیار کرنے کی ذمہ داری چھوڑ دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔ یہ کتاب ایک پشوپڑھنے والے عام قاری کے لیے انتہائی مفید ہے، اللہ تعالیٰ ان کی اس مساعی جیلیکہ کو قبول فرمائے۔ (آخوند از مقالہ ایم فل۔۔۔۔۔ اسلام اور سند و مت میں انسانی حقوق کا تصور)



مولانا احمد علی مردانی سے میری ملاقات

محمد عباس

ایم فل علوم اسلامیہ و فنا فی اردو یونیورسٹی اسلام آباد

علماء کرام امت کا سرمایہ افتخار ہوتے ہیں، وہ اپنے عہد میں لوگوں کو راہ راست پر لانے کے لیے بھرپور جدوجہد کرتے ہیں وہ درس و تدریس کے اہم شعبے سے مسلک ہونے کے ساتھ دین میں کی اشاعت و تبلیغ کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ ایک عالم دین اگرچہ اپنے دور کے لیے مفید تو ہوتے ہی ہیں تاہم اس سے آئندہ نسلیں استفادہ تباہی حاصل کرتے ہیں جب وہ اپنے بعد ایسا ذخیرہ کتب کی شکل میں چھوڑے جس سے اپنے عہد کے ساتھ ساتھ بعد کے لوگ بھی مستفید ہوں، ورنہ ایسے جمالِ العلم علماء کرام بھی گزرے ہیں جو تصنیف و تالیف سے مسلک نہ ہونے کی وجہ اب گناہ ہیں اور شاید ہی کوئی انہیں جانتا ہو اس لیے لازم ہے کہ ایک عالم دین درس و تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کے شعبے سے بھی مسلک رہے۔۔۔۔۔ مولانا احمد علی

مردانی صاحب کا شمار بھی ان گئے چنے علماء کرام میں ہوتا ہے جو نہ صرف اپنے دور کے لوگوں بلکہ آئندہ نسلوں کی ہدایت کا بھی سوچتے ہیں۔ ان سے میری ملاقات 2015ء میں ہوئی جب ان کی اور میری تقری شعبہ تعلیم میں ایک ہی پوسٹ پر ہوئی۔ آپ انتہائی ملساار اور عاجز مزاج انسان ہیں آپ سے جب بھی ملاقات ہوئی ہے یہی سوال ذہن میں گردش کر رہا ہوتا ہے کہ تمین مرتبہ صدارتی ایوارڈ یا فٹھخس میں اتنی عاجزی یقیناً کوئی کرامت ہی ہے۔ آپ کی کتب کامطالعہ کر کے آپ کی شخصیت کے بارے میں جو نقشہ ایک قاری نے بنایا ہوتا ہے آپ سے مل کر آپ کو اس کے بر عکس پاتا ہے۔ آپ کی شخصیت کے بارے میں یہی کہہ سکوں گا کہ

آن کی امید یہ قلیل --- ان کی مقاصد جلیل

زہم دم گفتگو ۔۔۔ گرم دم جیجو

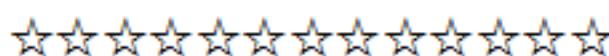
رزم ہو یا بزم ہو۔ پاک دل و پاک کیا ز

آپ کی تصانیف میں اکثر تصانیف پشتو زبان میں ہیں، لظم و نثر دونوں میں آپ کے الفاظ کا چنان ذوق قاری کو حیرت میں ڈال دیتا ہیں، نثر میں بھی آپ کا اگر چہارٹی نہیں تاہم لظم میں آپ کو جو خدا دا دملکہ عطا کیا گیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ نے ہزاروں کی تعداد میں نعمتیہ اشعار لکھے ہیں جن کی بدولت آپ کو تین مرتبہ صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ میں جب بھی آپ کے نعمتیہ کلام کا مطالعہ کرتا ہوں بے اختیار زبان پر یہ شعر گردش کرتا ہے کہ

کتاب ہاتھ میں رہتی ہے آنکھ لفظوں پر
خپال تیری گلی کا طواف کرتا ہے

یہ کیفیت نہ صرف میری ہوتی ہے بلکہ میرا خیال ہے کہ آپ کے لغتیہ کلام کا ہر قاری اسی کیفیت میں بتلا ہوگا۔ لغتیہ کلام کے علاوہ آپ نے متعدد موضوعات کو اپنے قلم سے جالبجذبی ہے۔ جن

میں قرآن کریم کے منتخب سورتوں کا منظوم ترجمہ، اور منظوم اصول احادیث رسول ﷺ الموسوم بـ ”تیسیر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ“ یقیناً کسی شاہکار سے کم نہیں۔ سیرت رسول ﷺ پر اگرچہ ہر زبان میں بہت زیادہ کام ہوا ہے تاہم پشتو زبان میں اس اہم موضوع پر انہائی کم کام ہوا ہے۔ آپ نے پشتو میں ”سیرت محمد رسول اللہ ﷺ“ کے نام سے کتاب لکھ کر اپنے قلم کی روشنائی کو چار چاند لگادے ہیں۔ یہ ایک عام فہم منحصر مگر انہائی جامع کتاب ہے۔ آپ کی بیسوں کتابیں ہیں جن میں ہر ایک بے شل اور لاثانی ہے اور جنہیں پڑھ کر یہی دعا زبان سے نکلتی ہے۔ ”اللہ کرے زور قلم اور زیادہ“

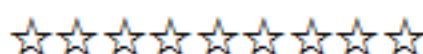


احمد علی مرداوی کے نعت اور محبت

ڈاکٹر قاضی حنفی اللہ حنفی بدھنی پشاور

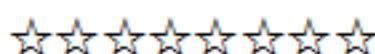
اکثر شعراء کرام نعت پاک لکھتے ہیں کیونکہ حضور ﷺ سے محبت ہر مسلمان کا خاصہ ہے اور ایمان کامل کا جزء ہے اور یہ جذبہ ہر مسلمان کے خون میں شامل ہوتا ہے، لیکن یہ محبت اور جذبہ کسی کے دل میں جتنا زیادہ ہو اتنا ہی نعت پر تاثیر ہوں گے اور قاری یا سننے والے دل کے دل پر زیادہ اثر کرے گا۔ احمد علی مرداوی صاحب کے نعت پڑھتے وقت مجھے بار بار یہ محسوس ہوا کہ آپ نے ہر نعت دلی محبت کے اظہار کے لیے لکھا ہے۔ آپ کے اکثر نعمتوں میں یہ جذبہ واضح طور پر محسوس ہوتا ہے۔ احمد علی مرداوی کے دل کا پیالہ حضور ﷺ کی محبت کی میسے لبریز ہے جوان کی نعمتوں سے بھلکتا ہے اور قاری کے دل پر گہرا اثر کرتا ہے آپ نے نعت صرف نعت لکھنے اور کتاب شائع کرنے کی غرض سے نہیں لکھے بلکہ جیسا ذکر کیا گیا دلی جذبہ سے لکھنے گئے ہیں احمد علی مرداوی ایک معیاری اور بہترین انداز کا نعمتیہ شاعر ہے آپ کا ہر نعت پاک ایک نج

امداز اور جذب سے لکھا گیا ہے آپ کی نعمتیہ کتب پشتو ادب کی دنیا میں قیمتی اور بے بہا اضافہ ہے، اللہ تعالیٰ احمد علی مرداوی کو لمبی اور پر سکون زندگی نصیب فرمائے کہ نعمتیہ ادب کی گلستان کو خوبصورت پھولوں سے مالا مال کرتے رہے۔



بیس ہزار حمد یہ و نعمتیہ اشعار ایک حقیقت

شاعر و ادیب عظیم محقق و مصنف موصوف محترم مولانا احمد علی مرداوی صاحب نے اپنی قلم سے جس طرز شاعری کو پختا ہے وہ یقیناً قابل ستائش ہے۔ مولانا موصوف حمد و نعمت لکھنے میں کافی مہارت رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کے حمد یہ و نعمتیہ کلاموں کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہیں ایک اندازے کے مطابق بیس ہزار حمد یہ و نعمتیہ اشعار لکھے ہیں اس بناء پر اگر مولانا کو باہمیے حمد و نعمت کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ آپ کی حمد یہ و نعمتیہ شاعری کی پانچ کتابیں مطباعت کے مراحل سے گزر چکی ہیں اور ایک کتاب مطباعت کے مراحل میں ہے نیز اسلامی فنون کو شاعری میں منتقل کرنا یقیناً ہر کسی کے بس کی بات نہیں مولانا نے علم تجوید، علم الخوا، اصول احادیث وغیرہ کو شاعر کا جامہ پہنایا ہے جو یقیناً پشتو ادب میں ایک انکو کوحا قدم ہے۔ آپ نے سب سے پہلے معدن البيان فی ترجمۃ القرآن کے نام پشتو ترجمہ قرآن شائع کرایا آپ ان کمالات کی بدولت ان لوگوں میں شامل ہیں جن کا ذکر صدیوں میں کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔



بیکر یہ-----روزنامہ آئین پشاور

24 فروری 2022ء

Get more e-books from www.ketabton.com
Ketabton.com: The Digital Library